



## سوال

(30) اسلام میں سنت کا مقام

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلام میں سنت کا مقام

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسلام میں سنت (حدیث) کا وہی مقام ہے جو کتاب اللہ کا ہے سنت نبویہ ﷺ بھی قرآن پاک کی طرح بذریعہ وحی نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ سورہ نجم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

یعنی پیغمبر خدا اپنی خواہش سے نہیں بولتے وہ وحی آسمانی سے بولتے ہیں۔ اس آیت کا ترجمہ مولانا یونس فرماتے ہیں۔

گفتہ او کفہ اللہ یجوہرہ از علقتم عبد اللہ یجوہرہ

اس طرح قرآن مجید نے اسے واضح کر دیا۔

(پ 5 سورہ نساء) یعنی رسول اللہ ﷺ کی جو اطاعت کرے وہ درحقیقت خداوند کریم کی اطاعت کرے گا دوسرے الفاظ میں ترجمہ یہ ہوا کہ جس نے حدیث پر عمل کیا اس نے قرآن پر بھی عمل کیا۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم واستثنیٰ من حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم واستثنیٰ

حدیث پاک کے وحی نغزی ہونے کے اور منزل من اللہ ہونے پر یہ روایتناظر من الشمس یعنی روز روشن سے یادہ واضح ہے آفتاب آمد دلیل آفتاب

عن حسان قال کان جبرئیل یزول علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالسیۃ کما یزول علیہ بالقرآن (دارمی ص 77)

یعنی حضرت حسان فرماتے ہیں۔ کہ جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ پر جس طرح وحی لے کر آتے ایسے ہی سنت کی وحی لے کر آتے۔

اس حدیث سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ جس طرح قرآن پاک بذریعہ وحی منزل من اللہ ہے ایسے حدیث پاک بھی منزل من اللہ ہے مزید تفصیل کے لئے عہد نبوت کا ایک واقعہ



ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اکثر اوقات حاضر رہتے اور نبی کریم ﷺ سے جو کچھ سنتے وہ کچھ لکھ لیتے اس پر عوام الناس نے اعتراض کیا کہ ہر بات نہ لکھا کرو۔

فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکم فی الرضاء والسخط

یعنی نبی کریم ﷺ بعض دفعہ خوشی میں کلام فرماتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ناخوشی میں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے ذکر کیا کہ آپ ﷺ ہی فرمادیجئے کہ کونسی بات لکھوں اور کونسی نہ لکھوں۔ اس پر محبوب کبریٰ ﷺ فرمانے لگے کہ!

اكتب ما قول فوالله ما يخرج منه الا حق (الحديث)

یعنی میری بات لکھ لیا کرو۔ کیونکہ اللہ کی قسم میری زبان سے ہر وقت حق ہی نکلتا ہے۔ بعض احادیث میں تو سنت کے مطابق فیصلہ کو کتاب اللہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ کتاب الحدود مشکوٰۃ شریف جلد 12 ص 308 میں ایک طول حدیث ہے۔

ان رجلین اختصما لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احدهما اقض بیننا بكتاب اللہ فقال الاخر اجل یا رسول اللہ فاقض بیننا بكتاب اللہ (الحديث)

یعنی دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں فیصلہ کرانے کے لئے حاضر ہوئے ایک نے کہا کہ میرا فیصلہ قرآن پاک سے کیجئے دوسرے نے کہا کہ کتاب اللہ ہی کے مطابق فیصلہ کیجئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا!

اما والذی نفسی بیدہ لا قضین یمسما بكتاب اللہ (الحديث)

یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تمہارا فیصلہ کتاب اللہ سے کروں گا۔ اب جو فیصلہ آپ ﷺ نے فرمایا وہ اپنے فرمان یعنی حدیث پاک سے فرمایا جس کا قرآن پاک میں ذکر تک نہیں ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ سے معلوم ہوا کہ حدیث کو رسول کریم ﷺ کتاب اللہ فرما رہے ہیں۔ ایسے سینکڑوں واقعات کتب حدیث میں مرقوم ہیں۔ لیکن اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 128-130

محدث فتویٰ